السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جولوگ دین اسلام کو برا بھلا کہیں، اسلام میں ان کا کیا حکم ہے، اگرچہ وہ انتہائی قریبی رشتہ دار ہوں مثلاً باپ یا بھائی؟ (۱)

مزاروں کے متعلق اسلام کا کیا حکم ہے؟ مثلاً ابراہیم دسوقی، السید بدوی اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے مزار۔ ان قبروں پر جو مسجدیں بنی ہوئی ہیں ان کا کیا حکم ہے؟ کیا یہ مسجدیں اس حدیث کے تحت آتی ہیں کہ رسول (۲) اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(لَعَنَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَا ئِھِمْ مَسَاجِدَ)

''یہود ونصاری پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو، انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا۔''

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دین اسلام کو گالی دینا بہت بڑا ارتداد ہے اگرچہ مذکورہ شخص مسلمان ہونے کا دعوی رکھتا ہو اور جسے اس کی اس حرکت کا علم ہو اسے چاہیئے کہ اسے اس برائی سے منع کرے اور نصیحت کرے شاید وہ نصیحت قبول کر کے اس گناہ سے باز آجائے اور توبہ کرلے۔ خصوصاً جب اس قسم کی حرکت کا ارتکاب کرنے والا رشتہ دار بھی ہو تو اسے نصیحت کرنا اور بھی ضروری ہوتا ہے، ارشاد نبوی ہے۔

(مَنْ رَأَی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہِ، فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہِ، فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہِ، وَذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ) (صحیح مسلم)

''تم میں سے جو شخص کوئی برائی کو دیکھے، اسے ہاتھ سے مٹادے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے (منع کرے)، اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے (نفرت کرے) اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔''

قبروں پر مسجد تعمیر کرنا جائز نہیں ہے، نہ مسجد میں میت دفن کرنا اس قسم کی مسجد میں نماز پڑھنا بھی درست نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (۳):

(اَلَا وَاِنَّ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ کَانُوْ یَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِیَا ئِھِمْ وَصَا لِحِیْھِمْ مَسَاجِدَ اَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ اَنْھَاکُمْ عَنْ ذٰلِکَ) (صحیح مسلم)

(سنو! تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء واولیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا کرتے تھے، سنو! تم لوگ قبروں کو سجدہ گاہ نہ بنانا، میں تمہیں اس حرکت سے منع کر رہا ہوں۔'' (صحیح مسلم''

وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیَّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہِ وَصَحْبِہِ وَسَلَّمَ

(اللجنة الدائمة ۔ رکن: عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان، نائب صدر: عبدالرزاق عفیفی، صدر عبدالعزیز بن باز (۴۴۴۰

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلددوم - صفحہ 22

محدث فتویٰ